فتوی نمبر:AB037

تاریخ:15دسمبر2020

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص ظہر کی چار سنتوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کیساتھ سورت نہ ملائے تو کیا نماز درست ہو جائے گی؟ سائل: محمد طلحہ (میانوالی: پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں اگر بھولے سے سورت نہ ملائی تو سجدہ سہو واجب ہوا، اگر سجدہ سہو کر لیا تو نماز بلا کراہت درست ہو گئی اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یا جان بوجھ کر سورت نہ ملائی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اگر دوبارہ نہ پڑھی تو گناہ گار ٹھہریں گے۔ کیونکہ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور وتر و نفل و سنتوں خواہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کیساتھ سورت ملانا واجب ہے، اور واجب بھولے سے ترک ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، سجدہ سہو کر لیا نماز درست ہو گئی۔ اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یا جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو نماز مکروہ تحریمی وواجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔ یاد رہے! فقہی کتابوں میں نفل کا لفظ سنتوں پر بھی بولا جاتا ہے لہذا جو احکام نوافل کے ہوتے ہیں وہی سنتوں کے بھی ہوتے ہیں ہاں اگر کوئی حکم الگ سے سنتوں کے ساتھ خاص ہو تو اسے بیان کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے:"وقد یطلق النفل علیٰ مایشمل السنن الرواتب، ومنہ قولھم باب الوتر والنوافل" کبھی نفل کا لفظ سنتوں پر بھی بولا جاتا ہے، اسی سے فقہاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کا قول: باب الوتر والنوافل" بھی ہے۔ (حالانکہ اس باب میں فقہاء کرام نوافل ووتر کے علاوہ سنتوں کے احکام بھی بیان فرماتے ہیں)

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی السنۃ وتعریفیھا، جلد1، صفحہ219، دار عالم الکتب: ریاض)

اور بہار شریعت میں ہے: نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، باب سنن ونوافل کا بیان، صفحہ663 مکتبۃ المدینہ: کراچی)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"وحکم السھو فی الفرض والنوافل سواء"۔ سجدہ سہو واجب ہونے میں فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے۔

(یعنی فرض ونوافل (وسنن) میں بھولے سے واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، جلد1، صفحہ139، دار الکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

درمختار میں نماز کے واجبات میں فرمایا ہے:"**قراۃ الفاتحۃ الکتاب وضم سورۃفی الاولین من الفرض وجمیع رکعات النفل والوتر**"۔ترجمہ:الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل (وسنن) و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ، جلد2، صفحہ150،149، دار عالم الکتب، ریاض)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"**وان ترکھافی الاخریین لایجب ان کان فی الفرض وان کان فی النفل والوتر وجب علیہ کذافی البحر الرائق،ولوقرا الفاتحۃ وحدھاوترک السورۃ یجب علیہ سجود السھو**"یعنی اگر فرض کی آخری دو رکعت میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے تو سجدہ سہو واجب نہیں ہاں اگر نفل (وسنن) و وتر میں ترک کیا تو سجدہ سہو واجب ہو گا، اسی طرح اگر سورۃ الفاتحہ پڑھی لیکن سورۃ نہ ملائی تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، جلد1، صفحہ139، دارالکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دوبار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

(بہار شریعت، سجدہ سہو کا بیان، جلد1، حصہ4، صفحہ710، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:"**یجب بعدسلام واحدعن یمینہ فقط سجدتان ویجب ایضاًتشھدوسلام بترک واجب سھوفلاسجود فی العمد۔اھ۔ملخصاً**"۔یعنی بھولے سے واجب ترک ہونے پر صرف سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرنا اور ان کے بعد دوبارہ تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا واجب ہے، لیکن اگر جان بوجھ کر واجب چھوڑا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

(درمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ540۔۔تا۔۔543، دار عالم الکتب: ریاض)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"**ان ترک ساھیاًیجبر بسجدتی السھووان ترک عامداًلاکذافی التاتارخانیۃ،انہ لایجب السجودفی العمدوانماتجب الاعادۃ جبراًلنقصانہ کذافی البحر الرائق**"۔یعنی اگر بھولے سے واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ کمی پوری ہو جائے گی اور اگر جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو یہ کمی پوری نہ ہو گی۔اسی طرح تاتارخانیہ میں ہے۔کیونکہ جان بوجھ کر ترک واجب سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اعادہ واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، جلد1، صفحہ139، دارالکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

درمختار میں ہے:"**وتعادوجوباًفی العمدوالسھوان لم یسجدلہ،وان لم یعدھایکون فاسقاآثم،وکذاکل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا**"۔یعنی جان بوجھ کر واجب ترک کرنے یا سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کرنے کی صورت میں

نماز کولوٹاناواجب ہوگا،اگرنہ لوٹائی توگناہ گاروفاسق ہوگا،اسی طرح ہراس نماز کاحکم ہے جوکراہت تحریمی کیساتھ اداکی جائے کہ اس کالوٹاناواجب ہے۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ، جلد2، صفحہ 150،149، دارعالم الکتب، ریاض)

مجموعۃ قواعد الفقہ میں ہے:"كُلُّ صَلاةٍ اُدِّيَتْ مَعَ كَرَاهَةِ التَّحْرِيمِ تَجِبُ اِعَادَتُهَا"۔ ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

اس کے تحت فرمایا: سجدہ سہو نہیں کیاتو نماز مکروہ تحریمی ہوئی لہذااس کا اعادہ واجب ہے۔ (مجموعۃ قواعد الفقہ، صفحہ 100)

بہار شریعت میں ہے: اگر سہواً(یعنی بھولے سے)واجب ترک ہوااور سجدہ سہو نہ کیاجب بھی(نماز کا)اعادہ واجب ہے۔

(بہار شریعت، کتاب الصلاۃ، سجدہ سہو کا بیان، جلد2، حصہ4، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفى عنه الباري

دار الافتاء فیضانِ شریعت
المفتی
ابواطہر محمد اظہر عطاری المدنی

واللہ تعالی اعلم و علمه جل مجده أتم و أحكم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ

29ربیع الاخری1441ھ15دسمبر2020